85163 - پورا خاندان ايك ہى گھر ميں رہے تو كيا عورت سارا دن نقاب پہن كر ركھے

سوال

ميں اپنے خاوند كے ساتھ ديور اور ساس كے ساتھ سسرالى گھر ميں رہتى ہوں، اس ليے كہ ہمارے پاس كوئى ملازم نہ ہونےكى بنا پر ہمارے ہاں عادت اور رواج ہے كہ عورت ہى گھر كے كام كاج كرتى ہے، اور بعض اوقات اس ميں مشكل اعمال بھى شامل ہوتے ہيں، جس كى بنا پر عورت حجاب ميں تخفيف كى ضرورت محسوس كرتى ہے.
ايك اور مشكل يہ ہے كہ گھر كا دروازہ ہر وقت كھلا رہتا ہے، اور گھر ميں كسى بھى رشتہ دار مثلا چچا ماموں وغيرہ كو بغير اجازت داخل ہونے كى اجازت ہے!!
اسى طرح جب ہم بالكونى كى صفائى كرتے ہيں تو ہمارے پڑوسى اور سڑك كے سب لوگوں كى نظر پڑتى ہے، تو كيا گھر سے باہر نكلتے وقت ہى ہمارے ليے نقاب كرنا صحيح ہے، يا كہ گھر ميں بھى صبح سے ليكر شام تك نقاب كرنا ہوگا، يہ علم ميں رہے كہ ايسا كرنا ہمارے ليے بہت مشكل ہے ؟
يہ بھى علم ميں رہے كہ ہمارے ليے مخصوص فليٹ تو ہے ليكن ہم وہاں صرف سونے يا خاص موقع كے وقت ہى جاتے ہيں!! يہ حالت ميرى اكيلى ہى كى نہيں بلكہ بہت سارى عورتيں جو شرعى پردہ كرنا چاہتى ہيں ان كى بھى يہى حالت ہے، ہميں كيا كرنا چاہيے، اللہ تعالى آپ كو عزت سے نوازے ہميں اس كے متعلق معلومات فراہم كريں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جيسا آپ نے بھى كہا ہے كہ يہ مشكل صرف اكيلى آپ كے ليے ہى نہيں بلكہ بہت سارے لوگوں كو يہى مشكل درپيش ہے جو بعض ان ممالك ميں بستے ہيں جہاں معاشرتى حالات اس طرح كى مختلط زندگى بسر كرنے كى اجازت ديتے ہيں، جہاں انسان شادى كے بعد اپنے خاندان كے ساتھ ايك ہى گھر ميں رہتا ہے، جس كا معنى يہ ہوا كہ بيوى بھى اسى گھر ميں رہےگى جہاں خاوند كے دوسرے رشتہ دار يعنى بھائى اور بھتيجے وغيرہ رہتے ہيں.

ہم آپ كے ساتھ متفق ہيں كہ يہ حالت بہت سارى مشكلات اور حرج كا باعث بنتى ہے، اور اس طرح كى حالت ميں شرعى پردہ اور شرعى آداب كا خيال كرنا بہت ہى زيادہ مشكل اور مشقت كا كام ہے؛ سوال كرنے والى بہن ہم آپ كو بھى يہى كہتے ہيں كہ:

بہت ساری عورتیں جو اپنے پردہ کا خاص خیال کرتی ہیں، اور اپنے پروردگار کی حدود کی حفاظت کرتی ہیں، ان کے لیے اس طرح کی مشکل ترین حالت پر کنٹرول کرنا ممکن، اور اللہ کی حدود کا التزام کرنا ممکن ہے باوجود مشقت اور مشکل کے جو انہیں حاصل ہوتی ہے، اور جسے ہم بھی جانتے ہیں.

اور اگر یہ حالت یعنی مشترکہ معیشت اور رہن سہن پسند نہ ہو جس سے موجودہ وقت میں فرار ممکن نہیں، جیسا کہ اکثر اوقات حال ہے تو ہم اندر سے گھر کا دروازہ بند کر کے اسکی محافظت کر کے رہائش کر سکتے ہیں، اور اس طرح آپ کے لیے اوردوسری عورتوں کے لیے بھی ممکن ہو گا کہ جب کوئی مرد گھر میں داخل ہو تو آپنا حجاب اور پردہ پہن لیں یا پھر غیر محرم مرد کی گھر میں موجودگی کے وقت، لیکن اس کے ساتھ آپ یہ بھی خیال رکھیں کہ حتی الامکان آپ اس کے ساتھ اکیلی کمرہ یا کسی بند جگہ پر نہ ہوں، چاہے آپ نے پردہ بھی کر رکھا ہو پھر بھی نہیں.

اور اس مشکل میں آپ کے خاوند کا بھی حق اور کام ہے کہ وہ اپنے بھائی اور باقی دوسرے مرد اقرباء کو متنبہ کرے کہ وہ اس ادب کا خاص کر خیال کریں،کیونکہ یہ اللہ کی حدود میں سےایک حد ہے، جس سے تجاوز کرنے کا ہمیں کوئی حق حاصل نہیں، اور نہ ہی کسی بھی شخص کے لیے اس سے کھیلنا جائز ہے.

خاوند کے قریبی مردوں کے لیے بیوی کے پاس جانے میں تساہل برتنے کے متعلق بچنے کا کہا گیا ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم عورتوں کے پاس جانے سے اجتناب کرو "

تو ایک انصاری شخص نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ذرا خاوند کے قریبی مرد (دیور) کے متعلق تو بتائیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" دیور تو موت ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5232) صحیح مسلم حدیث نمبر (2172).

الحمو: خاوند کے بھائی (یعنی دیور) اور دوسرے قریبی رشتہ دار مرد مثلا چچا کے بیٹے وغیرہ کو کہا جاتا ہے.

اس مشکل کو ہمارے تسلیم اور اقرار کے باوجود ابتدائی امر میں، جب کہ بہت سارے لوگوں کی جبلت یہ ہے کہ وہ مخالفت سےمحبت کرتے ہیں، اور حدود و آداب کا خیال رکھنے سے انہیں نفرت ہے اور وہ اس سے بھاگتے ہیں، ہمارے اس اقرار کے ساتھ ہم آپ کو یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ یہ معاملہ وقت کے ساتھ ساتھ مالوف ہو کر ایک عادت بن جائیگا، لیکن اس کے لیے ابتدائی طور پر صبر و تحمل اور جدوجھد کی ضرورت ہے، اور آپ کےاس پر صبر

کرنے میں معاون چیز یہ ہے کہ آپ اور آپکا خاوند جان لے کہ اجروثواب مشقت کے حساب سےملتا ہے.

دوم:

آپ نے بیان کیا ہے کہ آپ کا اپنا خاص فلیٹ بھی ہے، یہ اس مشکل سے نکلنے کے لیے بہت ہی اچھا اور آرام دہ حل ہے.

آپ کے خاوند کو دو میں سے ایك پرعمل کرنا ہو گا:

اول:

یا تو وہ اس فلیٹ میں رہنے پر راضی ہو جائے، اور آپ دن کا اکثر حصہ اس فلیٹ میں گزار دیں، جیسا کہ بیویوں کے لیے طبعی حال ہے، جب خاندان کے گھر کا دروازہ کھلا رہتا ہے، اور آپ کے غیر محرم اور اجنبی مرد وقتا فوقتا گھر میں آتے رہتے ہیں، اور آپ کے ساتھ غیر محرم مرد بھی رہتے ہیں، یہ ایسا معاملہ ہے جس کی بنا پر یہ مشکل پیدا ہوئی ہے جس کا آپ نے اپنے سوال میں ذکر کیا ہے، یا پھر پردہ کرنےاور اختلاط سے بچنے میں تساہل سے کام لیا گیا، اور اس کے نتیجہ میں جو گناہ اور معصیت اور فتنہ سامنے آتا ہے.

دوم:

اگر حالات اسے اس وقت کسی سبب یا کسی اور وجہ سے علیحدہ ہونے کی اجازت نہ دیں تو آپ کے خاوند اور اس کے گھر والوں پر واجب ہے کہ وہ آپ کے پردہ اور آپ کے دین کے سلسلہ میں آپ کی معاونت کریں جیسا کہ ہم پیچھے اشارہ کر چکے ہیں، اور یہ معاملہ ناممکن نہیں، بلکہ نہ ہی مشکل ہے، بہت سارے لوگوں نے اس کی محافظت کی تو ان کی زندگی بہتر اور اچھی بسر ہونے لگی.

سوم:

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق عورت کے چہرے کا پردہ اجنبی اور غیر محرم مردوں سے واجب ہے، ہم اسے سوال نمبر (11774) کے جواب میں بیان کر چکے ہیں، اسی طرح مرد و عورت کے اختلاط کی حرمت کے دلائل بھی ہم سوال نمبر (12525) کے جواب میں بیان کر چکے ہیں، آپ ان کا مطالعہ کریں.

اور اجنبی اور غیر محرم مردوں کے ضمن میں خاوند کا بھائی (یعنی دیور) اور خاوند کا چچا اور اس کا ماموں شامل ہے، اس لیے بیوی کو ان کے سامنے اپنا چہرہ ننگا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں.

اس بنا پر جب آِپ بالکونی پر نکلیں تو آپ کے لیے چہرے اور عام بدن کو چھپانا لازم ہے، جہاں سے سڑك پر موجود

لوگ آپ کو دیکھتے ہیں اور اس میں آپ کے لیے کوئی مشقت نہیں، کیونکہ یہ بار بار یا ہمیشہ نہیں کبھی کبھار ہوتا ہے، اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ آپ بالکونی میں کوئی جنگلہ وغیرہ لگوا دیں جو لوگوں کے لیے دیکھنے میں مانع ہو.

اے اللہ کی بندی آپ یہ جان لیں کہ شرعی احکام آسان ہیں، اور ان میں کوئی تنگی نہیں، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی تم پر کوئی تنگی نہیں کرنا چاتا، لیکن و تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے، اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کرے تا کہ تم شکر گزار بندے بن جاؤ المآئدة (6).

یہ آیت مرد و عورت کے لیے عظیم اور نفع مند مصالح کو ثابت کرنے اور معاشرے کو خرابیوں اور فساد و انحراف کے اسباب سے محفوظ رکھنے کی کفیل ہے، لیکن مکلف شخص پر مشکل اس وقت داخل ہوتی ہے جب وہ اس کی تطبیق میں غلطی کرتا ہے، یا پھر جو نعمتیں اللہ تعالی نے اسے دی ہیں وہ ان سے کما حقہ استفادہ نہیں کرتا، لہذا ایك بار پھر تاکیدا کہتے اور اس کو دھراتے ہیں کہ آپ اپنے لیے مخصوص فلیٹ سے ضرور استفادہ کریں، اور اختلاط اور بھیڑ سے دور زندگی کا تجربہ کریں، ان شاء اللہ آپ اس میں راحت و سکون اور سعادت محسوس کرینگی.

اللہ تعالی آپ کو اپنے محبوب کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .